کے نتیجے میں ہونے والی قتل وغارت، نجی اور حکومتی سطح پر بے جا اسراف، دہشت گردی اور اس قسم کے بے شمار کام۔ کیا [یہ] حضرت محمد ﷺ کے احکامات سے رُوگردانی نہیں اور کیا ہر پاکستانی مسلمان ایسا کر کے توہینِ رسالت کا مرتکب نہیں ہو رہا؟

ایسے لوگوں پر کوئی حد یا تعزیر لاگو نہیں ہوتی؟ ہم کسی کی توہین صرف اُس کے خلاف لکھ کر یا بول کر نہیں کرتے بلکہ اپنے ذاتی کردار سے بھی کسی کی توہین کرتے ہیں، اور مسلمانانِ پاکستان اپنے ذاتی کردار سے حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس کی مسلسل توہین کر رہے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو، چاہے وہ کوئی بھی ہو اس کے کردار کے مطابق اُسے بھی وہی سزا ملنی چاہیے جو توہین رسالت کی تعزیراتِ پاکستان دفعہ ۲۹۵ - سی کے تحت ہے۔ اور چوں کہ ایسا نہیں ہو رہا لہٰذا یہ قانون بہت ہی محدود رہ گیا ہے جو کہ خود توہینِ رسالت ہے۔"

"کرسچن لبریشن فرنٹ" کی سرگرمیاں

"کرسچن لبریشن فرنٹ پاکستان" کی جانب سے یومِ آزادی کے سلسلے میں ۱۱ اگست ۱۹۹۵ء کو اسلام آباد میں ایک ریلی کا اہتمام کیا جا رہا ہے جس کی منزلِ مقصود پارلیمنٹ ہاؤس ہو گی۔ اشتہار کے الفاظ میں "تاریخی عوامی ریلی" کا مقصد وطنِ عزیز میں بنیادی انسانی حقوق کی بحالی ہے۔ کرسچن لبریشن فرنٹ ریلی کی کامیابی کے لیے اُن طبقوں سے تعاون کی امید لگائے بیٹھا ہے جو پاکستان میں اسلامی نظامِ سیاست و معیشت کی جگہ لبرل اقدار کو فروغ دینے کے خواہش مند ہیں۔ ماہ جولائی میں "کرسچن لبریشن فرنٹ" لاہور میں ایک کانفرنس کا اہتمام کر چکا ہے، جس کی رپورٹ پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" سے پیش کی جاتی ہے۔ مدیر]

پاکستان کی تمام جمہوری اور ترقی پسند قوتوں کو ملک سے امتیازی قوانین کے ساتھ ساتھ مذہبی تعصّب اور فرقہ واریّت کے خاتمے کے لیے نئے جذبے کے ساتھ جدوجہد کرنی چاہیے تاکہ پاکستان ایک لبرل، اقلیّت اکثریت کی تفریق سے مبّرا اور عوامی جمہوریہ پاکستان کی حیثیت سے اکیسویں صدی میں داخل ہو۔ ان خیالات کا اظہار کرسچن لبریشن فرنٹ کے زیرِ اہتمام منعقدہ نمائندہ کانفرنس "بنیادی انسانی حقوق اور پاکستانی اقلیتیں" کے موضوع پر مختلف قومی رہنماؤں نے اپنی تقاریر میں کیا۔ اس کانفرنس کی صدارت عابد حسن منٹو ایڈووکیٹ ہائی کورٹ نے کی جب کہ مہمانِ خصوصی مشہور ہاری رہنما اور وزیر اعلیٰ سندھ کے مشیر جام ساقی تھے۔ مہمانِ خصوصی جام ساقی نے کہا کہ موجودہ حکومت تمام کالے قوانین کو ختم کرنے کے لیے کوشاں ہے اور وہ بنیاد پرست ملاؤں سے بلیک میل نہیں ہو گی۔ عابد حسن منٹو

نے کہا کہ اونچ نیچ اور طبقاتی تفریق کے ساتھ ساتھ فرقہ واریت اور مذہبی استحصال کے خاتمے کے لیے ہمیں مل کر جدوجہد کرنی ہوگی۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے نائب صدر خورشید محمود قصوری نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) قومی سطح پر اقلیتوں کے مسائل کا جائزہ لے رہی ہے اور آئین میں درج اُن کے جائز حقوق کا تحفظ کرنا اُن کی پارٹی کی ذمہ داری ہے۔ کرسچن لبریشن فرنٹ کے صدر کلیمنٹ شہباز بھٹی نے کہا کہ اب اقلیتیں مزید ظلم برداشت نہیں کریں گی۔ اُنہوں نے کہا کہ ہمارا عقیدہ پاکستانیت اور مذہب انسانیت ہے۔ ایم ایل شاہانی نے کہا کہ پاکستان کی بقاء اور سالمیت اس میں ہے کہ قائد اعظم کا پاکستان بحال کیا جائے۔ پروفیسر مہدی حسن نے کہا کہ پاکستان میں کسی کو اقلیت کہنا ہی انسانیت کی توہین ہے۔ اس کے علاوہ سسل چودھری نے کہا کہ ملک کی تعمیر اور سلامتی کے لیے اقلیتوں نے بیش بہا قربانیاں دی ہیں، لیکن ان قربانیوں کے باوجود ان کے تشخص کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اس کانفرنس میں چاروں صوبوں سے مختلف تنظیموں، اداروں کے نمائندوں، وکلاء، صحافیوں، سیاست دانوں اور نامور شخصیات نے شرکت کی۔ (پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب"، لاہور - ۱۶ تا ۳۱ جولائی ۱۹۹۵ء)

قزاقستان: "۔۔۔۔ وہ اصلاً مسیحی مناد ہیں۔"

سابق سوویت یونین کے خاتمے پر وسطی ایشیا کی مسلم ریاستیں یورپی اور امریکی مسیحی تبشیری تنظیموں کی جولاں گاہ بن گئی ہیں۔ نیدر لینڈز کے ریفارمڈ چرچ کو "قزاق" زبان میں بائبل کے ترجمے اور مسیحی تعلیمات کی نشر و اشاعت سے دلچسپی ہے۔ چند ماہ پہلے بائبل کے قزاق ترجمے کے لیے ایک سیمینار منعقد ہوا۔ اس سیمینار کے ذریعے ترجموں اور "مشرق میں روشنی" نام کی تنظیم اور دوسرے مدد گاروں کے درمیان قریبی روابط استوار ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ سوویت عہد کی مذہب مخالف مہم کے دوران میں جو مسیحی اپنا مذہبی تشخص قائم رکھ سکے، اُن کی تعداد کچھ بہت زیادہ نہیں، تاہم الماتی میں زیادہ تر مسیحی آبادی لاس اینجلز کے The Grace Church سے وابستہ ہے اور یہ آبادی پورے جوش و جذبہ اور نظم و ضبط کے ساتھ بائبل تقسیم کرنے میں مصروف ہے۔

قزاقستان میں مغربی دُنیا کے تبشیری اداروں کے کارکن ڈاکٹروں، کاریگروں، سائنس دانوں اور چرچ کے خادموں کی شکل میں کام کر رہے ہیں۔ ولیم راس کنگ امریکی فرم Crown Investment Group. کے چیرمین ہیں اور قزاقستان میں طبّی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وہ ۱۹۹۲ء سے وہاں مقیم ہیں۔ اُن کے بقول وہ قزاقستان اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے درمیان زرعی سرمایہ کاری کے میدان میں تعاون کا جائزہ لے رہے ہیں، مگر "وہ اصلاً مسیحی مناد ہیں اور ضرورت مندوں کی امداد و تعاون کو اپنی زندگی کا فریضہ خیال کرتے ہیں۔" (سنٹرل ایشیا بریف، لیسٹر - مئی ۱۹۹۵ء)